اللّٰہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ

مصباح

زنانہ اخبار

مہینے میں دو بار

چندہ سالانہ دو روپے آٹھ آنے

نمبر ۱۶ جلد ۱۰

قادیان دار الامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر: قاضی محمد ظہور الدین اکمل

یکم اگست ۱۹۳۶ء ۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۵ھ

فہرست مضامین

نظم ...... ص ۲

کون کامیاب ہوا؟ احرار یا احمدی؟ ۳/۸

درس القرآن ۹/۱۱

چھوت دار امراض اور انکی روک تھام ۱۱/۱۳

گالی۔ مارپیٹ اور قسم ۱۴/۱۶

اسماء بقایا داران ۱۷/۲۰

وصیتیں ۲۱/۲۲

رپورٹ ہائے لجنات ... ص ۲۳

پھول .... ص ۲۴

نظم

مولیٰ کی رہ میں کچھ کمائیں تو خوب تھا
ورد زبان شکر بنائیں تو خوب تھا

بہنو! انکالو وقت کبھی دیں کیواسطے
یہ اپنا دِل خدا سے لگائیں تو خوب تھا

خواہش ہے دیر سے یہ دلِ بے قرار کی
لجنہ کا کام فرض بنائیں تو خوب تھا

بہنو خُدا کے واسطے مل جل کے سب ہو
آپس میں رابطہ جو بڑھائیں تو خوب تھا

مومن تو اپنی کرتا ہے اصلاح ہر گھڑی
تم بھی یہی اُصول بنائیں تو خوب تھا

ہے لطف زندگی کا رہیں اتفاق سے
آپس میں الفتوں کو بڑھائیں تو خوب تھا

دِل میں ہمارے خدمتِ اِسلام کا ہو جوش
مولا کو پھر یہ درد سُنائیں تو خوب تھا

دُنیا کی خواہشوں کی غلامی نہ ہم کریں
کچھ آخرت کا توشہ بنائیں تو خوب تھا

ناقص ہیں عقل و دین میں حسب حدیث ہم
نقصوں سے اپنا آپ بچائیں تو خوب تھا

صدقہ، زکوٰۃ چندہ میں بخلوں کو چھوڑ دیں
مولیٰ کی راہ میں مال لٹائیں تو خوب تھا

تبلیغ دیں میں وقت کو اکثر گذاریں
یہ زندگی سے فیض اُٹھائیں تو خوب تھا

قائم کریں نماز کو جیسا کہ حکم ہے
اجلاس و درس و جمعہ میں آئیں تو خوب تھا

قرآن کا درس ہفتہ میں اک روز ہوتا ہے
سب کام چھوڑ چھاڑ کے جائیں تو خوب تھا

دُنیا کے کام ایسے بڑے چھوٹتے نہیں
ہم نیکیوں سے جی نہ چُرائیں تو خوب تھا

اے مومنات دِل پہ تمہارے نہ زنگ ہو
اخلاق اپنے اعلیٰ دکھائیں تو خوب تھا

مومن کی شان یہ ہے کہ وہ نکتہ چیں (عیب بیں) نہ ہو
ہر تفرقے کو دِل سے مٹائیں تو خوب تھا

بہنو خدا کے واسطے سُستی کو چھوڑ دو
تبلیغ دیں میں چستی دِکھائیں تو خوب تھا

دُنیا کی زندگی تو فقط چند روز ہے
یُوں عمر رائیگاں نہ گنوائیں تو خوب تھا

تقویٰ ہے جس کے پاس وُہی کامیاب ہے
تقویٰ کے کپڑے تن پہ سجائیں تو خوب تھا

جب سامنے خُدا ہی کے جانا ضرور ہے
خوف اُس سفر کا دِل کو لگائیں تو خوب تھا

اِس بے ثبات گھر کی محبت کو چھوڑ دیں
بعثت کا ہم کچھ نمونہ دکھائیں تو خوب تھا

دِل کا یہ درد رکھ دیا لجنہ کے سامنے
لبیک کہہ کے ہاتھ بٹائیں تو خوب تھا

زینب اہلیہ بابو
محمد فاضل صاحب نیروبی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ یکم اگست ۱۹۳۶ء

وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْن

کون کامیاب ہوا؟

احرار یا احمدی

احرار یہ عزم لیکر اُٹھے۔ کہ ہم چند روز میں احمدیت کو مٹا دینگے۔ اور ہر مقام پر ان کی رہائش ناممکن بنا دیں گے۔ آئندہ احمدیت ترقی نہیں کریگی۔ دوم یہ پروپاگنڈا کامیاب رہیگا۔ کہ مسلمانوں میں افتراق و انتشار صرف احمدیوں کیوجہ سے ہے۔ انکو اِسلام سے خارج قرار دیکر ہم ثابت کر دینگے۔ کہ سب مسلمان بھائی بھائی اور بمنزلہ وجود واحد ہیں۔

اولو العزم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ رب العالمین کا یہ تاریخی فقرہ جو خطبہ جمعہ میں حضور نے بآواز بلند اعلان فرمایا سب کو یاد ہے۔ کہ میں دیکھ رہا ہوں زمین احرار قدموں کے تلے سے نکلی جا رہی ہے۔ یہ حضور نے اعلام الٰہی سے نہایت وثوق کے ساتھ اسوقت فرمایا۔ جبکہ احرار زوروں پر تھے۔ ان کو قبولیت عامہ حاصل تھی۔ اور سب اخباروں میں یہی شائع ہو رہا تھا۔ کہ مسلمانوں کی ایک ہی فعّال جماعت ہے جسے احرار کہتے ہیں۔ اور عنقریب یہ سب ملک پر چھا جائے گی۔ چند ہی روز کے بعد جب الرّحٰی تَدُوْرُ وَ ینزل القضاء کا دور شروع ہوا تو مسجد شہید گنج کا قضیہ ناگاہ اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور ہم کیا دیکھتے ہیں کہ احرار ہر طرف سے نشانہ ملامت و نفریں بن رہے ہیں۔ اور ان کا سراپا اصل شکل میں سب مسلمانوں کو نظر آ رہا ہے۔ اس کے بعد باوجود حد درجہ کی مساعی کے احرار پر اُنہی کے مددگاروں۔ بھائیوں۔ اور مدح نگاروں سے وہ نفریں وہ لعنتیں پڑیں اور پڑ رہی ہیں کہ الامان والحفیظ۔ ان کے پاؤں تلے سے زمین ایسی نکلی۔ کہ کوئی جائے امن نہیں۔ جہاں جاتے ہیں مُنہ کی کھاتے ہیں۔ ایک ہفتہ کے روزانہ اخبار پڑھ کر ہمارے قول کی تصدیق کر لیجیئے۔

بخلاف اِس کے احمدیوں کی تعداد پہلے سے بہت زیادہ ہو چکی ہے۔ کوئی صبح نہیں ہوتی کوئی شام نہیں پڑتی جبکہ نُو دس سعید رُوحیں اس سلسلہ حقّہ کو قبول نہیں کرتیں۔ چنانچہ مبائعین کے اسماء گرامی کی

فہرست الفضل کے ہر پرچے میں دی جاتی ہے۔ تنظیم ونظام کے لحاظ سے پہلے سے دُگنی طاقت ہے جو دوست دشمن سب نہ صرف محسوس کر رہے ہیں۔ بلکہ اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہے ہیں۔ اِس وقت عِلاوہ پہلے مشنوں کے کئی مشن ہندوستان سے باہر ممالک غیر میں کُھل چکے ہیں۔ اور ہر غیر ملک میں ہمارا کوئی نہ کوئی مبلّغ اور وہ بھی زندگی وقف کردہ نوجوان اعلیٰ تعلیم یافتہ موجود ہے (اس جذبۂ فدائیت وایثار کی مثال مسلمانوں کے دُوسرے فرقوں میں قطعاً موجود نہیں) ہندوستان کے اندر کئی تبلیغی ادارے کُھل گئے ہیں۔ جہاں زندگی وقف کرنیوالے مجاہدین اور وقف کنندگان رخصت مبلغین سرگرمی سے کام کر رہے ہیں۔ تحریک جدید کے ماتحت دارالصناعت مرکز میں قائم ہے۔ جس میں کئی ایک شعبہ جات ہیں۔ اور بیکار بچوں نوجوانوں کے لئے مستقل کام نکل آئے ہیں۔

یہ شرف صرف جماعت احمدیہ کے افراد کو حاصل ہے۔ کہ وہ دین کے لئے زیادہ سے زیادہ مالی ایثار کر رہے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض کام انہوں نے ایسے کئے کہ وہ اسلامی بادشاہوں کو بھی کرنے نصیب نہیں ہُوئے۔ اسوقت بھی کئی اسلامی حکومتیں قائم ہیں۔ کئی اسلامی ریاستیں ہندوستان میں ہیں۔ مگر اتنا روپیہ باقاعدہ مسلسل دعوۃ تبلیغ نشرواشاعت کے لئے خرچ نہیں کرتیں۔ پھر باوجود اس کے کہ ہر احمدی کے ذمے علاوہ فرائض اسلامی زکوٰۃ وغیرہ کے اُن کی ماہوار آمد پر ایک آنہ فی روپیہ چندہ مقرر ہے۔ بلکہ اکثر حصہ جماعت تو اپنی آمد کا ۱/۱۰ بلکہ ۱/۵ بلکہ ۱/۳ ادا کرتا ہے اور اس کے علاوہ اور بھی کئی مستقل چندے ہیں مثلاً سالانہ جلسہ کے لئے بیس بائیس ہزار روپے لازمی طور پر ہر سال جمع کرنے ہوتے ہیں۔ پھر چندہ مستورات الگ ہے۔ جو خواتین جماعت سے لیا جاتا ہے۔ اور صدقات وغیرہ مزید براں۔

پھر ہر جماعت کے لوکل اخراجات بھی ہیں۔ جنپر کافی روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ اور یہ سب کچھ برائے نام نہیں بلکہ باضابطہ نہایت پابندی کے ساتھ یہ چندے وصول کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ سنہ ۱۹۳۴ و ۱۹۳۵ء سال میں مندرجہ ذیل رقوم کی وصولی بیت المال میں دکھائی گئی ہے :-

چندہ عام -	۱۰۵۳۳۱
صدقات -	۱۴۹۸۲
آمد وصیت -	۹۹۷۳۲
جلسہ سالانہ	۱۹۸۸۶
میزان	۲۳۹۹۳۱

اِس اڑھائی لاکھ روپے کے علاوہ جماعت نے تحریک جدید پر اپنے امام ہمام کے قدموں میں

پہلے سال -	۱۰۷۸۴۸
دُوسرے سال -	۱۱۶۴۲۵

پیش کردیئے۔ یہ چندہ لازمی نہ تھا۔ بلکہ بار بار کہا گیا کہ جس کی خوشی اور دلی انشراح ہو، دے۔ اِس سے معلوم ہو سکتا ہے، کہ جماعت احمدیہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی قوّت قدسیہ نے کس مقام ایثار پر پہنچا دیا۔ اور وہ خدا کے لئے کہاں تک اپنا مال و جان قربان کر سکتے ہیں۔ پھر اسی سال یہ بھی ارشاد تھا۔ کہ ذی استطاعت لوگ اپنی آمد کا کچھ نہ کچھ حصّہ مرکزی بیت المال میں جمع کرادیں۔ اور تین سال کے بعد اصل جمع یا جائیداد کی صورت میں واپس دیا جائے گا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں

پہلے سال - ۹۷۲۹۷ روپے

دوسرے سال (۶ ماہ میں) ۳۳۸۹۵ روپے

جماعت احمدیہ نے پیش کئے۔ گویا علاوہ اڑھائی لاکھ چندہ مستقل کے یہ رقم ۲۳۱۱۴۷ روپے بھی جماعت احمدیہ نے پیش کر کے اپنے ایمان وخلوص کا ناقابل تردید ثبوت پیش کیا۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ جماعت کے استحکام کی بنیادیں کیسی مضبوط ہیں۔ اور جو یہ خیال بھی کرتا ہے، کہ اِس بے نظیر اخلاص و ایثار والی جماعت کو مٹایا جا سکتا ہے، وہ بر خود غلط حقائق فراموش انسان حمقاء کی بستی کا رہنے والا ہے۔ پس وہ بڑا بول جو بولا گیا تھا۔ نیچا کیا گیا۔ اور خدا کا کلمہ بلند ہوا۔ وکلمۃ اللہ ھی العلیا۔

دوسرا مقصد یہ کہ مسلمانوں میں وجہ افتراق و تشتت احمدیوں کی وجہ سے ہے حرف غلط ثابت ہُوا۔ اور دُنیا نے نہ صرف دیکھ لیا بلکہ اُن کے زعماء نے اقرار کرلیا۔ کہ اِس افتراق و شقاق کا موجب احرار ہیں۔ اور احمدیت سے دُوری ہی تمام مصائب کی جڑ ہے۔ چنانچہ جیسا کہ ہمعصر الفضل نے لکھا ہے، ۱۷ر جولائی کے احسان میں مندرجہ ذیل سطور شائع ہوئی ہیں:۔

"مسجد شہید گنج کے انہدام کے بعد مسلمانوں کی دو جماعتوں میں پیکار و نزاع کا جو سلسلہ شروع ہُوا۔ اُس نے نہایت خطرناک صورت اختیار کرلی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ مقتضیات شرافت سے قطع نظر کرلیا گیا ہے۔ اور مسلمہ آداب اخلاق ان لوگوں کے نزدیک اپنی حقیقی حیثیت اور اہمیت سے محروم ہو چکے ہیں۔ قومی کارکنوں اور خدمت ملت کے مدعیوں کو نہ دشنام طرازی میں باک، نہ دروغبانی سے دریغ۔ سبّابی کی کوئی منزل ایسی نہیں جسے اُن کا سمند قیادت پامال نہ کر چکا ہو۔ اور فحاشی کا کوئی پست سے پست مقام ایسا باقی نہیں رہا۔ جس کی سیر اُن لوگوں نے نہ کی ہو۔ دونوں جانب سے ایک دوسرے کے حق میں جو کچھ کہا جاتا ہے۔ ہمارے قلم میں اُسے نقل کرنے کی

ہمت نہیں۔ دونوں طرف کے اخبار اُٹھا کے دیکھ لیجئے۔ جلسہ گاہوں میں تشریف لے جائیے۔ اور اپنے کانوں سے سُن لیجئے۔ کہ کیسے کیسے بلند پایہ حقائق جنہیں جعفر زٹلی کی رُوح وجد میں آجاتی ہے۔ ارشاد فرمائے جا رہے ہیں۔ اور یہ بھی نہیں ہو سکتا۔ تو پاس کے کسی بازار میں ہی جا کر دیکھ لیجئے۔ کیونکہ آج ہر کوچہ و بازار رزمگاہ بنا ہوا ہے۔ اور ہر گھر میں عرصۂ پیکار گرم ہے۔ اُمتِ اِسلامیہ پر افتراق و انتشار کے اکثر موقعے آئے ہیں۔ لیکن اِس قسم کے مکمل انتشار و پراگندگی کی مثال تو مسلمانانِ ہند کی پوری تاریخ میں کہیں نہیں ملتی ؏

یہ تو اندرونی شہادت ہے۔ بیرونی شہادت کے لئے ملاپ ۱۱ جولائی کے دو اقتباس کافی ہیں:۔

"آج پنجاب کا مسلمان ایسی حرکات کر رہا ہے۔ جو اُس کے لئے عزت اور توقیر کا باعث نہیں۔ نہ ہی ان حرکات سے اس کے تدبر کا ثبوت ملتا ہے۔ غیر مسلمانوں سے جو سلوک روا رکھا جا رہا ہے۔ اس کا تذکرہ میں آج نہیں کرتا آج تو اس مالِ غنیمت کی بانٹ پر جو خانہ جنگی شروع ہو گئی ہے۔ اُس کا ذکر کرنا چاہتا ہوں"

"لطف یہ ہے۔ کہ یہ خانہ جنگی صرف جلسوں اور اخباروں ہی میں نہیں۔ بلکہ گھروں کے اندر، خاندانوں کے اندر، اور دوستوں کے اندر بھی جاری ہو گئی ہے اور عجب دھما چوکڑی مچ گئی ہے" ؏

اور احرار کے متعلق جو رائے عامہ ہے۔ اُس کے لئے کئی ایک اقتباسات دیئے جا سکتے ہیں۔ اور وقتاً فوقتاً الفضل میں نقل بھی ہوتے رہے ہیں۔ انقلاب سے چند فقرات ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں:۔

"بزرگانِ احرار" اور خود اِن احرار" روز بروز اخلاق و شرافت کا جامہ اُتار کر ننگے ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ جن لوگوں نے شرافت و انسانیت کا جامہ اُتار پھینکا ان سے ظاہری لباس اُتار دینا بھی کچھ بعید نہیں ؏

جس پہلو سے بھی دیکھئے۔ آپکو اس امر کے نہایت روشن ثبوت مل جائینگے۔ کہ احرار نے حضور آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلک قویم اور صراطِ مستقیم سے منحرف ہونے کا فیصلہ کر رکھا ہے؛

حضورؐ کے اخلاق کا یہ عالم تھا کہ عمر بھر میں کسی کافر و مشرک کو بھی حضورؐ کی زبان سے کوئی دل آزار کلمہ سُننے کا اتفاق نہیں ہوا۔ لیکن احرار اپنی ہر تقریر

میں مسلمانوں کو مغلظات سُناتے ہیں۔ اور ان کی دل آزاری میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑتے۔

سچ یہ ہے۔ کہ اسلام اور شارع اسلام کے خلق عظیم کو بدنام کرنے میں احراریوں نے جسقدر حصہ لیا ہے۔ شائد ہی کسی مسلمان کہلانیوالی جماعت نے لیا ہو۔ آخر مسلمان کبتک لفنگوں کی اِس ٹولی کو برداشت کرتے رہینگے؟" (انقلاب ۱۸ جولائی)

"کیا یہی تو وہ علماء نہیں ہیں جن کے متعلق حدیث میں ارشاد ہوا ہے کہ "انکے علماء آسمان کے نیچے شر و فساد کا سب سے بڑا منبع ہوں گے۔" (انقلاب ۱۶ جولائی)

پھر آپ ایک دُوسرے اخبار سے جو احمدیت کا اولین و بدترین معاند ہے۔ مندرجہ ذیل اقتباسات کا مطالعہ فرمائیں:۔

"زمانہ مابعد جنگ یورپ کی بدترین یادگاریں۔ قحط۔ انفلوانزا۔ اور یہ قومی لیڈر ہیں۔ جو ایک نہ ختم ہونے والی وبا کی صُورت میں اس ملک پر مسلّط ہیں۔ اور سب سے زیادہ وبا، یہ ہماری قوم میں پھیلی ہے۔ کہ ان زعماء ملت کا علم، و دانش دان کا علم و دانش بھی دیو بند میں نامکمل قیام تک ہی محدود ہے۔) بجائے رحمت کے ملّت کیلئے ایک مہیب زحمت ثابت ہوا ہے۔ اور اس جماعت کا اقتدار مسلمانوں کے لئے حجاج بن یوسف کے ظالمانہ اقتدار سے ہرگز کم نہیں۔ حسن بن صباح کی تلوار نے مسلمانوں کے دلوں کو اسقدر زخمی نہیں کیا ہوگا۔ جسقدر کہ ان زعماء ملت کی زبان نے مسلمانوں کے دلوں میں ناسُور ڈال دیئے ہیں۔ اِن کی زبان سے کوئی مسلمان تاجدار، کوئی گوشہ نشین بزرگ محفوظ نہیں۔

خدا اور اُس کے رسُول کے نام سے جسقدر ناجائز فائدہ اُنھوں نے اُٹھایا ہے شائد ہی مسلمانوں کی اس سیزدہ صد سالہ تاریخ میں کسی جماعت نے اُٹھایا ہو۔

باوجود ادھوری تعلیم اور نامکمل مطالعہ کے وہ اپنے آپکو مسلمانوں کے ہٹلر اور مسولینی سمجھے ہُوئے تھے۔ وائے بدقسمت "میاں" حبیب الرحمٰن صاحب اور "امیر شریعت" کی تند و تیز تقریریں تیز تلواریں بنکر اسلامیان ہند کے سر پر لٹک رہی ہیں۔ ہنگامی مصروفیات کو دیکھ کر میں اکثر یہ سوچتا ہوں۔ کہ یُوں کیوں آخر ہاتھ دھو کر ملت اسلامیہ کا تعاقب کر رہے ہیں۔ آخر یہ کیا چاہتے ہیں۔ اب یہ قوم کو معاف کیوں نہیں کر دیتے۔ مسلمانوں میں خانہ جنگیاں کافی بڑھ گئی ہیں۔ آپس میں سر پھٹول کی

روئیداد میں بھی اخبارات میں نظر آتی ہیں۔ باب المغلظات سے گذر کر زعما اور رضا کار آپس میں دست و گریباں ہوتے دیکھے جا رہے ہیں۔ جہاں ایک دوسرے پر پھول برسائے جاتے تھے۔ اب اینٹ اور پتھر کی بارش شروع ہو گئی ہے۔ جو کچھ انہوں نے مسلمانوں کو کہنا تھا کہہ لیا۔ اب ان کی سوقیانہ جنگ کب ختم ہوگی۔ اب اگر جمہور مسلمان انہیں دست بستہ یہ عرض کرے کہ بس ہم نے آپکو آزما لیا۔ اب ہم دوبارہ آپ پر اعتماد اور بھروسہ نہیں کریں گے۔ تو پھر یہ بگڑے ہوئے شیر کی مانند ان پر پنجے جھاڑ کر حملہ کرتے ہیں۔ اگر پنجاب کے مسلمانوں کے لئے کوئی اسلامی مجلس باعث ذلت، بربادی۔ رسوائی اور تشتت و افتراق ثابت ہوئی ہے، تو وہ مجلس، مجلس احرار ہوئی۔ جو ان خمسہ مقدسہ رہنماؤں پر مشتمل ہو گی۔ آؤ ہم اس مجلس کے ان مقتدر رہنماؤں کی خدمت میں مودبانہ عرض کریں۔ کہ اپنے لئے جائز اور طیب ذریعہ معاش تلاش کریں۔ اس لئے کہ ملی اور قومی مسائل اور تحریکات میں آپ کی شرکت قوم میں فساد باہمی کا باعث ہو رہی ہے۔

احراری بھیڑوں کو متنبہ کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ ان گیدڑوں جیسی چالوں سے تم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ یہ حملے تمہاری جماعت کا جنازہ نکالنے کے لئے کافی ہیں۔ اور دنیا پر خود بخود ثابت کر رہے ہیں۔ کہ اس جماعت میں سے شریفوں کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ حق ہمیشہ انکی غلیظ چھاتیوں پر مونگ دلتا رہیگا۔ سر سے پانی گذر گیا ہے۔ اب ہمارا فرض اولین ہے۔ کہ حالات پر قابو پانے کے لئے اس غنڈہ گردی کا خاتمہ کرایا جائے۔ آخر کبتک شریفوں کی عزتیں برباد ہوتی رہیں گی۔ اور کبتک یوں حملوں کا سلسلہ جاری رہیگا۔ احراریو! تم آگاہ رہو! کہ شہید گنج کی تحریک میں غداریاں کر کے اپنے کھوئے ہوئے وقار کو تم قیامت تک حاصل نہیں کر سکتے۔ مسلمان تمہیں ہمیشہ ذلیل سمجھتے رہیں گے۔ تاوقتیکہ تم اپنی کمینہ اور اوچھی حرکتوں سے باز نہ آجاؤ۔ اور جمیع مسلمانوں سے معافی نہ مانگو۔ اب وہ وقت گیا۔ کہ پنجاب پر "احراری حکومت" تھی۔ اب "امیر شریعت" خانہ ساز امارت کی ڈگڈگی نہیں بجائی جا سکتی۔ اور نہ ہی اسیر احراری ناچ سکتے ہیں"۔ (زمیندار ۱۸ جولائی)

اِس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ احرار کا انجام کیا ہوا۔ اور ابھی پردہ غیب میں جو کچھ ہے وہ دنیا دیکھا

ئیگی۔ کیونکہ خدا کے ہاتھ سے قائم کردہ سلسلوں سے ٹکر لینا اپنی بدبختی و شقاوت کو دعوت دینا ہے۔ اور پچھلی قوموں نے انبیاء کی جماعتوں کیساتھ ٹکر لے کر جو کچھ پایا۔ ضرور ہے۔ کہ اسی کے مطابق زمانہ حال کے معاندین و مخالفین مبتلا ہوں۔

اَلْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْن۔

درس القرآن

فرمودہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سورۃ قیامۃ رکوع اوّل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

میں اللہ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں۔ جو بے انتہا کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اس سورۃ میں خدا تعالیٰ نے قیامت کا مضمون بیان فرمایا ہے۔ قیامت کا مضمون ایسا ہے جس کے متعلق لوگوں کی دو قسم کی حالت ہے ایک تو ان پڑھوں کی جو کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد اُٹھنا ہے۔ کیونکہ وہ آباؤ اجداد سے سُنتے آئے ہیں۔ ایک تعلیم یافتہ گروہ ہے جو کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد اُٹھنا ایک ڈھکوسلا ہے۔ جو مانتے ہیں وہ بغیر کسی دلیل کے اور جو نہیں وہ سائنس کے زعم میں اس کا انکار کرتے ہیں۔ ماننے والوں کے لئے کوئی دلیل نہیں۔ نہ ماننے والے اپنے سائنس سے اس کی تردید کرتے ہیں۔ نتیجہ کیا ہے کہ یہ مضمون طاق نسیان میں پڑا ہوا ہے۔

اس میں خدا تعالیٰ نے قیامت کی دو دلیلیں بیان فرمائی ہے۔ پچھلی سورۃ میں آیا تھا کَلَّا بَلْ لَا یَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ اب یہاں ڈرانے کا ذریعہ بیان فرمایا ہے کہ اگر ان کو پتہ ہو تو ضرور ڈریں

لَا اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ۔ میں شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں قیامت کے دن کو۔

لا - پہلے خیال کی تردید کے لئے آتا ہے یعنی یہ جو بات کہتے ہیں یہ ٹھیک نہیں۔

یہ بات بظاہر عجیب معلوم دیتی ہے کہ قیامت کی دلیل اسی قیامت کا دن۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ قیامت کا لفظ نبوّت کے لئے بھی محاورے میں آتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں قیامت کا لفظ نبوت کے لئے آتا ہے۔

قیامت کے معنے کھڑا ہونے کے ہیں۔ دنیا میں جو تغیر پیدا ہوتا ہے اُس کو قیامت کہتے ہیں۔

میں شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں قیامت کو یہ مسلمان لوگ بادشاہ بن جائینگے۔ یہ قیامت خود ہی نہیں آجاتی اس میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں سے بھی قربانی چاہتا ہے۔ آجکل لوگ انعام تو لینا چاہتے ہیں مگر قربانی نہیں کرتے۔ صرف چندہ وغیرہ دینے سے انسان دُنیا میں تغیر پیدا نہیں کر سکتا جب کوئی ماں تم میں سے اپنے بچے میں دنیاوی کوئی نُقص دیکھ لے تو برداشت نہیں کر سکتی تو پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ دین میں نقص برداشت کرے۔

دین ایک چیز کا تو نام نہیں بلکہ دین مجموعی چیزوں کا نام ہے جس طرح بچہ کئی اعضاء سے مل کر بنتا ہے اسی طرح دین میں بھی بہت سی باتیں شامل ہیں دین نام ہے خدا سے ڈرنے کا۔ دین نام ہے سچ بولنے کا۔ دین نام ہے نیکی کرنے کا۔ دین نام ہے گناہ سے بچنے کا۔

(تشریحی الفاظ نوٹ سے رہ گئے)

....

....

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ اس سے مراد اسلام ہے۔

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ پیدا کرنا ایک معمولی بات نہیں۔ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ پیدا کرنا دلی جذبہ پر دار و مدار رکھتا ہے۔

قیامت سے مراد اسلامی ترقی کی تکمیل کا دن ہے وہ اس بات کا ثبوت ہوگا کہ اب قیامت آنیوالی ہے۔ تکمیل ترقی و اشاعت اسلام سے مراد مسیح موعودؑ کا زمانہ ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ قوم کس طرح ہلاک ہو سکتی ہے کہ جس کی ابتداء میں میں ہوں اور آخر میں مسیح موعودؑ مہدی مسعودؑ ہے۔

وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۝

میں شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں نفس لوّامہ کو۔ لوّامة۔ لائمة سے نکلا ہے۔ (لام۔ یلوم۔ لوماً) لوّامة۔ بہت ملامت کرنیوالا۔ مبالغہ کا صیغہ ہے جیسے کاذب سے کذّاب۔ ۃ مونث کی علامت ہے کیونکہ نفس مونث ہے۔ ملامت کرنیوالی جان بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ قیامت ہے۔ قیامت کے ثبوت میں یہ ایک عجیب اخلاقی دلیل دی ہے۔ تمام بنی نوع انسان کے اندر جو ملامت کی حس ہے وہ اس بات کا ثبوت ہے کہ قیامت ہے انسان کے اندر اس بات کا شعور پایا جاتا ہے کہ ایک بدی ہے ایک نیکی۔ ہر انسان خواہ وہ کسی مذہب کا ہو۔ اُس میں اخلاقی احساس ضرور ہے۔ وہ بعض چیزوں کو بُرا جانتا ہے بعض کو اچھا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان جزا سزا کا مستحق ہے اگر نہیں تو کیوں اُس کے دل میں اس بات کا احساس ہے کہ اُس نے کوئی غلطی کی۔ اُس کے دل میں ندامت کیوں پیدا ہوتی ہے ندامت کا پیدا ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ جزا سزا صرف دنیا میں نہیں بلکہ کہیں اور جگہ بھی جوابدہی کرنی ہوگی۔ نفس لوّامہ اس بات کی شہادت ہے کہ انسان محسوس کرتا ہے کہ اسے مرنے کے بعد اُٹھنا ہے۔

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ۝ کیا باوجود اِن دو دلیلوں کے انسان خیال کرتا ہے کہ ہم اُس کی ہڈیوں کو جمع نہیں کرینگے۔

بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ۔ کیوں نہیں ہم طاقت رکھتے ہیں کہ اُس کی پور پور کو درست کر دیں۔

بلیٰ۔ پہلی بات کی تردید کے لئے اور دوسری بات کو قائم کرنے کے لئے آتا ہے۔

پور پور کی درستی کا یہ مطلب نہیں کہ وہی ہڈئیں وغیرہ جوڑ دیں۔ بلکہ جب کسی چیز کا کوئی قائم مقام بن جائے جبکہ وہ اسی بیج کا ہو تو گتھی ہیں درست ہوگیا۔ انسان کا جسم سات سال میں

میں بالکل تبدیل ہو جاتا ہے۔ پسینہ۔ پیشاب۔ میل۔ کان کی میل۔ ناف کی میل۔ تھوک کے ذریعے سے نکل جاتا ہے۔ باوجود اس کے انسان وہی رہتا ہے ہم اُس کو نیا نہیں کہتے۔

حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی باریک ہڈی محفوظ رکھی جائے گی۔ ہڈی سے مراد کوئی بڑی ہڈی نہیں بلکہ ایک باریک خوردبینی ذرہ ہے۔ پھر خدا تعالیٰ بیج کی طرح اسے ترقی دے گا ؀

اخبار دورِ جدید لاہور

یا اخبار ہفتہ وار سید انعام اللہ شاہ صاحب سیالکوٹی مرحوم (فرقہ نسواں کے نہایت حامی و ہمدرد اور انکی ہر قسم کی بہبودی و ترقی کی تڑپ رکھتے تھے) کی یادگار ہے انہوں نے اس پر بہت سا روپیہ وقت خرچ کیا اور محنت کی۔ مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ اخبار مرحوم کے بعد بھی نہایت اچھے ہاتھوں میں نہایت قابلیت سے ایڈٹ کیا جاتا ہے اس کا لیڈنگ آرٹیکل بہت پُر زور اور اہم امر پر مشتمل ہوتا ہے پھر ہفتہ بھر کے ضروری واقعات پر رائے زنی ہوتی ہے اس کے بعد ہائی کورٹ کا کوئی نہ کوئی اہم فیصلہ۔ نہایت دلچسپ۔ معنی خیز فسانہ۔ کوئی نہ کوئی علمی، تمدنی، معاشرتی مضمون۔ الغرض اخبار ہر طرح بہترین مضامین سے مزین اور دلچسپ معلومات سے معمور ہوتا ہے پھر ہفتے کی تازہ خبریں بھی دیجاتی ہیں غرض پڑھنے والے کو مختلف اخباروں کے مطالعے سے بے نیاز کر دیتا ہے

کاغذ ڈمی۔ کتابت دیدہ زیب طباعت اعلیٰ درجہ کی۔ با ایں ہمہ قیمت سالانہ

ہم سفارش کرتے ہیں کہ اخبار ضرور خرید ا جائے انشاء اللہ اس کا خریدار گھاٹے میں نہیں رہیگا بلکہ چند روپیوں کے عوض قیمتی فوائد حاصل کرے گا ؀ (ایڈیٹر)

متعدّی یعنی چھوت دار امراض اور اُن کی روک تھام

بعض امراض مثلاً ہیضہ، چیچک، خسرہ وغیرہ نہایت متعدّی ہوتے ہیں اور بد احتیاطی سے ایسی صورت اختیار کر لیتے ہیں کہ نہ صرف دوسرے گھروں بلکہ گاؤں، شہروں اور ملکوں کی تباہی کا موجب ہو جاتے ہیں۔ شروع شروع میں اگر ذرا سی احتیاط برتی جائے اور اگر اس احتیاط سے قدرے تکلیف ہی ہو تو برداشت کر لی جائے تو یہ موذی امراض رُک سکتے ہیں۔ آج کل ہیضہ کے ایام ہیں۔ بعض گھروں میں خسرہ بھی ہے۔ اور کوئی کوئی کیس چیچک کا بھی سُننے میں آتا ہے۔ ضروری ہے کہ مسیحؑ کی پاک بستی کو اِن موذی امراض سے خاص طور پر پاک رکھا جائے اور حفظ ماتقدم کے طور پر مندرجہ ذیل تدابیر برتی جائیں:۔

(۱) اگر کسی گھر میں ایسا کوئی مریض ہو جو چھوت دار مرض میں مبتلا ہو۔ اگر ممکن ہو سکے تو ایسے مریض کو الگ کمرے میں رکھیں اور گھر کے دوسرے بچوں وغیرہ کو اُس کے پاس نہ جانے دیں۔ اگر کر سکیں تو اُس کے کپڑے اور برتن بھی الگ رکھے جائیں۔ اُس میں کسی دوسرے گھر کی عورت یا مرد کو آنے نہیں دینا چاہیئے۔ بچوں کو تو خاص

طور پر روک دینا چاہیئے۔ اسی طرح اس گھر کی کوئی عورت یا بچہ اور خاص طور پر مریض خود کسی دوسرے گھر میں نہ جائے۔ ہمارے ملک میں یہ بہت بُری رسم ہے کہ مریض کے گھر میں عورتوں کا تانتا بندھ جاتا ہے۔ اپنی طرف سے تو یہ عیادت کے واسطے جاتی ہیں لیکن ان بیچاریوں کو معلوم نہیں کہ انہیں سے بہت سی بیبیاں کچھ امراض لیکر اور کچھ دوسروں کو دیکر آتی ہیں۔ بعض بچے خسرہ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ یا ایک آدھ روز ہوئے خسرہ کے بخار سے نجات پائے ہوتے ہیں حالانکہ بیماری پورے طور پر ان کے بدن سے دُور نہیں ہوتی۔ اسی طرح چیچک کا حال ہے۔ یا متعدّی زکام وغیرہ ہوتا ہے۔ عورتیں ایسے بچّوں کو لیکر دوسروں کے گھر چلی جاتی ہیں۔ بچّے آپسمیں ملتے اور کھیلتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مرض دوسرے بچّوں میں پھیل جاتا ہے۔ ایک دفعہ ایک بی بی ہمارے گھر میں ایک ایسا مریض بچّہ لے آئی جب مَیں نے اُس کو روکا تو بڑی ناراض ہوئی اور کہنے لگی تم کیسے بد اخلاق ہو۔ ہم تو چیچک تک کے مریض بچّوں کو حضرت صاحب کے گھروں میں لے جاتے ہیں اور ہمیں کوئی نہیں روکتا۔ اس پر مجھے اُس بی بی کی جہالت پر صد درجہ افسوس آیا۔ یہی وجہ ہے کہ خاندانِ نبوّت کے بچّے اکثر بیمار رہتے ہیں اور جاہل مرد اور جاہل عورتیں ان پاک وجودوں کو تکلیف دینے کا موجب بن جاتی ہیں۔ اس خاندان کے افراد خود دوسروں کو آنے سے نہیں روک سکتے لیکن اِن دوسروں کو خیال تک نہیں آتا کہ ہم ایسے مریض بچّوں کو لیکر اِس گھرانے میں جا رہی ہیں۔

(۲) بعض امراض مثلاً پیچش۔ اسہال۔ ہیضہ۔ ٹائی فائڈ فیور وغیرہ کھانے یا پینے کی چیزوں سے پھیلتے ہیں۔ بازاروں میں دوکانوں پر کھانے کی چیزیں نہایت گندی چیزیں رکھی رہتی اور فروخت ہوتی ہیں۔ اِن پر گرد و غبار کی تہ۔ مکھیوں کی فوج ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں بیٹھی ہوئی ہیں۔ بعض پھل سڑ جاتے ہیں مثلاً آجکل خربوزے جو کہ بوجہ بارش گل سڑ گئے ہیں یا حلوائی کی دوکان کی چیزیں جو اس موسم میں باسی ہونے کے باعث خراب ہو جاتی ہیں۔ سخت مہلک امراض کا باعث ہوتی ہیں۔ اسی طرح پانی کی احتیاط نہیں کی جاتی کوئیں میں ہر طرح کے گندے ڈول۔ بوکے و برتن لٹکا دیئے جاتے ہیں۔ گندے جسموں اور گندے کپڑوں کو اُس کے کنارے پر ہی دھونے اور صاف کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اِس طرح سے چھینٹے بعض وقت پانی کوئیں میں چلا جاتا ہے جس میں امراض کے جراثیم ہوتے ہیں اور کوئیں میں وہ خوب بڑھتے ہیں۔ ڈھابوں کا حال اس سے سخت بدتر ہے۔ تمام بدر روئیں ڈھاب میں جاتی ہیں۔ اسی ڈھاب میں ہمارے کپڑے اور بعض اشخاص کے برتن دھوئے جاتے ہیں جن میں کھانا کھایا

جاتا ہے۔ اِس طرح سے یہ ان موذی امراض کے پھیلنے کا باعث بنتے ہیں۔ خربوزوں اور آموں کے چھلکوں اور گٹھلیوں کے انبار بازار کے درمیان پڑے گلتے اور سڑتے رہتے ہیں۔ اِن سب باتوں کا تدارک ہونا چاہیئے۔ اور ہر طرح کی مناسب تدابیر برتنی چاہئیں۔ اِن تدابیر کے علاوہ ہیضہ۔ چیچک و ٹائی فائڈ فیور کے ٹیکے لگوانے چاہئیں۔ اپنے گھروں اور گھروں کے سامان خاصکر خوردونوش کے سامان کو نہایت صاف رکھنا چاہیئے۔ محلہ کی گلیاں خاصکر نالیوں کو نہایت صاف رکھنا چاہیئے۔ ایسی کچی موسم میں بازار کی وہ چیزیں جو لاکر گھر میں پکائی نہ جائیں حتی الامکان نہیں کھانی چاہئیں۔ نلکے کا پانی کوئیں کے پانی سے ہزار درجہ بڑھکر صاف ہوتا ہے۔ اگر بمجبوری کوئیں کا پانی پینا پڑے تو بہتر ہے کہ اُس کو پکا کر ٹھنڈا کر لیں۔ اور پھر اس کو استعمال کریں۔ کوئیں کے آس پاس کوئی گندا برتن یا کپڑا ہرگز نہ دھویا جائے نہ ہی کسی کو ئیں کے نزدیک غسل کرنے کی اجازت دی جائے ہر ایک کوئیں کا ایک خاص برتن پانی نکالنے کے واسطے ہو۔ جس کے رکھنے کے واسطے اونچی جگہ بنی ہوئی ہو۔ اس کے سوا کوئی دوسرا برتن کوئیں میں نہ ڈالا جائے۔ پاخانہ پیشاب اور گھر کے کوڑے کرکٹ کا خاص طور پر انتظام کیا جائے۔ مکانوں کے نزدیک یا گلی بازاروں میں نہ ڈالا جائے۔ بستی سے دور خاص جگہ اِس کے واسطے مہیا کی جائیں۔ زمین میں گڑھے کھود دے جائیں۔ جسکے پاس کچھ مٹی یا ریت ہو۔ مہتر انی جب کوڑا وغیرہ اس میں ڈالے تو اس مٹی کے ساتھ اُس کو ڈھک دے تاکہ اسپر مکھی نہ بیٹھے۔ اگر میسر ہو تو فینائل کا لوشن ٹٹیاں اور نالیاں صاف کرنے کے لئے استعمال کیا جائے محلہ گلی کے سب لوگوں کو اتفاق کر کے اس کام کو سرانجام دینا چاہیئے۔

جن گھروں میں متعدّی امراض کا کوئی کیس ہو جائے تو فوراً ڈاکٹر کو اطلاع دینی چاہیئے اور اُس کی ہدایات پر عمل کرنا چاہیئے۔ یہ مضمون اباجان کی ہدایت کے مطابق لفظ بہ لفظ لکھا گیا ہے۔

راقمہ جمیلہ بیگم بنت ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب خانصاحب متعلم ایمن

تاروا (بنگال) گرلز سکول

خدا کے فضل سے اور ہماری خوش قسمتی سے ہمارے بنگال میں مولوی قریشی محمد حنیف صاحب قمر آنریری مبلغ اڑیسہ سے سائیکل پر قریباً ۶۰۰ میل سفر کر کے وارد ہوئے۔ اور مشیت ایزدی سے ۳ مارچ ۱۹۳۶ء کو میری بیوہ بھتیجی عزیزہ کریم النساء خاتون نصرت سے ان کا دوسرا عقد بھی ہو گیا۔ عقد کے بعد انہوں نے رنگپور احمدیہ کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے ۶۳ میل کا سفر سائیکل پر معہ دیگر تین انصار اللہ کے بہت کامیابی کیساتھ کیا۔ پھر ۳۰ جون کو وہ موضع تاروا میں مقیم ہو گئے۔ اور اب یہاں پر ایک احمدیہ گرلز سکول انہوں نے قائم کر کے احمدی مستورات کی تعلیم کا حسن انتظام کیا ہے جسمیں چھوٹی بڑی قریباً ۱۵ لڑکیاں داخل ہو چکی ہیں۔ اور شب و روز تعلیمی چرچا بڑے زور سے شروع ہو گیا ہے۔ ہماری سب بہنیں دعا کریں کہ ہمارا یہ پروگرام ایک لمبے عرصہ تک جاری رہ سکے، تا کہ احمدیت کی اور خصوصاً اردو کی تعلیم بنگالی احمدی عورتوں میں رائج ہو کر احمدیت مضبوط ہو جائے۔ علاوہ ازیں بڑے جوان لڑکوں کے لئے نائٹ سکول اور بچوں کیلئے مکتب بھی جاری کیا گیا ہے۔ یہاں پر احمدی افراد ۱۵۰ ہیں۔ اللھم زد فزد۔ اور احمدیہ مسجد بھی اپنی موجود ہے الحمد للہ۔

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ تاروا۔ بنگال

گالی۔ مارپیٹ اور قسم

بدقسمتی سے آجکل عورتوں میں یہ مرض بہت ترقی کر گیا ہے۔ کہ وہ بات بات پر گالی دینے پر آمادہ ہو جاتی ہیں۔ حالانکہ ایسے مواقع پر دوسرے ذرائع سے بھی کام لیا جا سکتا ہے۔ مقامِ حیرت ہے کہ بہنیں اُس تعلیم کو جو اس تاریکی اور جہالت گمراہی اور ضلالت کے زمانہ میں پس پُشت ڈال دیتی ہیں۔ اور اس زمانہ کے رسولؑ کا اُسوۂ حسنہ بالکل بھول جاتی ہیں۔ اور اُن اخلاقِ فاضلہ کو نظرانداز کر دیتی ہیں جو اُن کے لئے بطور نمونہ اس زمانہ میں اُن کو ملے۔ بدقسمتی سے عورتیں اِس معاملہ میں بہت پیچھے ہیں۔

گالی دینا نہ صرف اخلاقاً بُری بات ہے۔ بلکہ رُوحانیت کو بھی اِس سے ایک صدمہ عظیم پہنچتا ہے۔ جب ایک شخص کے مُنہ سے گالی نکلتی ہے تو ضرور ہے کہ اُس کا اثر اُس کی رُوح پر بھی پڑے۔ اور اُس کی روحانیت پراگندہ ہو۔ کیا ہی اچھا ہو اگر ہماری بہنیں بجائے گالی دینے کے کسی نیک دُعا کے ساتھ اپنے بچوں کو یاد کیا کریں۔ اور خواہ مخواہ اپنی زبان کو گندہ نہ کریں۔ اور اُن کو ایسی بددعاؤں سے یاد نہ کریں جو بعض دفعہ دِل سے نکلتی ہیں۔ بلکہ بجائے اِس کے اپنی اولاد کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رہنے کی دُعائیں کرتی رہیں۔ تاکہ وہ نیک اور صالح ہو کر دین و دُنیا میں عزت۔ وجاہت اور حشمت حاصل کریں۔ کیونکہ والدین کی دُعائیں عام طور پر زیادہ سُنی جاتی ہیں۔ ہماری بہنوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پاک کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ حضورؑ کا گالی دینے کا طریق نہیں تھا۔

۲۔ دوسری بدعادت ہماری بہنوں میں مارپیٹ ہے۔ بعض بہنیں تو جہالت میں اتنی بڑھی ہوتی ہیں کہ بس ذرا ذرا سی بات پر بچوں کی مرمت کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ حالانکہ جو کام نرمی سے نکلتا ہے سختی ویسے نتائج کچھ کم ہی نکالا کرتی ہے۔ اور گویا اس طرح اُن کا بے فائدہ مارنا پیٹنا بالکل ضائع اور اکارت جاتا ہے۔ اور اس طرح اُن کی نشوونما میں حد درجہ دخل انداز ہوتی ہیں بہنوں کی خدمت میں اِس بارہ میں بھی یہی گذارش ہے کہ ہمیں احمدی کہلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اُسوۂ حسنہ اپنی نظر کے سامنے رکھنا چاہیئے۔ چنانچہ حضورؑ کا یہ معمول تھا کہ آپؑ مار کے سخت خلاف تھے۔ اور حضورؑ کا مدرسہ میں بھی یہی ارشاد تھا کہ اساتذہ بچوں کو بدنی سزا نہ دیا کریں۔ اور بعض دفعہ فرماتے تھے کہ اگر کوئی اُستاد لڑکوں کو مارنے سے باز نہیں آئیگا تو ہم اُس کو سکول سے برطرف کر دینگے۔ اور گھر میں بھی آپؑ بچوں سے نرمی کے ساتھ سلوک رکھتے تھے۔

ہاں جب ضرورت ہو تو تنبیہ کے طور پر بدنی سزا دینی بھی ضروری ہوتی ہے۔ لیکن وہ بھی شاذ کے طور پر

اور حد کے اندر ۔

۳- آخری بات جو میرے ذہن میں ہے۔ اور جس کے متعلق یاد دہانی کرانا میرا فرض ہے قسم کھانا ہے۔ بعض عورتیں معمولی معمولی باتوں پر قسمیں کھا لیتی ہیں اور دن میں کئی دفعہ قسمیں اُٹھاتی ہیں۔ بعض عورتیں تو اپنے ہر قول کی تائید میں قسم اُٹھا لیتی ہیں۔ اور اس طرح اپنے اعتبار کو دوسروں کے دلوں سے کلیۃً مٹا دیتی ہیں۔

زیادہ قسمیں کھانا بھی ایسی ہی بُری بات ہے۔ جیسا گالی دینا اور مارنا۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ قسم تو صرف اُن معاملات میں جائز ہوتی ہے۔ جہاں کوئی فیصلہ نہ ہوتا ہو۔ اور سوائے قسم کے دوسری صورت جھگڑے کو مٹانے کی نظر میں نہ آتی ہو۔ لیکن بہنیں ان امور کی بہت کم پروا کرتی ہیں۔

پس آج مَیں اپنی بہنوں سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ وہ آج کے دن سے ان تین باتوں سے پرہیز کرنے کی کوشش کریں۔ اور چھوڑ دیں ان باتوں کو جن سے اپنی فطرت گندی ہوتی ہے۔ اور آخرت بھی سیاہ کاریوں سے بھر جاتی ہے۔

اُمید ہے کہ بہنیں میری اِن چند باتوں سے کما حقہٗ فائدہ اُٹھائینگی۔ اور اِن فضول باتوں کو چھوڑ کر کسی نیک کام میں اپنے قیمتی وقت کو صرف کرینگی جس کا کہ تقاضا آجکل زمانہ ہم سے کر رہا ہے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ کہ ہم اُس کی رضامندی کی راہوں پر چل سکیں۔ آمین ۔ والسّلام

طالب دُعا۔ ہاجرہ بیگم احمدی اہلیہ ڈاکٹر شیخ محمد الدین صاحب

محمود آباد فارم ۔ مورو سندھ

عجائبات

گلینی انز نیو ساؤتھ ویلز کی مسز الیبا پارکر خواہ کتنا گہرا تیز پانی ہو۔ ہرگز نہیں ڈوب سکتی۔ اس کا وزن مخصوص پانی سے بہت کم ہے۔ اُس نے تیراکی کا ایک مظاہرہ کیا۔ جس میں وہ پانی پر لیٹ گئی۔ اسی حالت میں وہ ناول پڑھتی رہی۔ اور اِدھر اُدھر لڑھکتی رہی۔ جب پانی میں لہریں اُٹھنے لگیں۔ تو وہ بھی کارک کی طرح اُوپر نیچے اُٹھنے لگی۔ وہ ہاتھ پاؤں بالکل نہیں ہلاتی۔ اور پانی کی سطح پر چت لیٹی رہتی ہے۔

پانی خواہ بالکل صاف ہو یا نمکین یہ عورت ڈوبتی نہیں۔ ڈاکٹروں کو ابھی تک پتہ نہیں لگ سکا۔ کہ اس کا وزن پانی کے وزن سے کیوں کم ہے۔

کیلنڈر (رونٹاریو) دو سال ہوئے یہاں ایک فرانسیسی کینڈین جھونپڑی میں ایک عورت نے بیک وقت پانچ بچوں کو جنم دیا۔ ڈاکٹروں نے اس امر کی تصدیق کی کہ واقعی پانچ بچے بیک وقت پیدا ہوئے۔ وہ اس وقت ۱۶۰۰۰۰ ڈالر کے مالک ہیں۔ یہ رقم انہیں دو جنم دنوں پر ملک کے مختلف حصوں سے تحائف کی صورت میں موصول ہوئی ہے۔

جرمن گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ دس ہزار لڑکیاں چھ ماہ کے لئے کھیتوں میں کام کرنے

کے لئے اپنے آپ کو والنٹیئر بھرتی کرائیں۔ یہ لڑکیاں کھیتوں میں رہیں گی۔ ہر ایک کیمپ میں چالیس چالیس لڑکیاں ہونگی۔ جب یہ تجربہ کامیاب ہو گیا۔ تو جس طرح لڑکوں کے لئے ہے اُسی طرح لڑکیوں کے لئے بھی یہ کام لازمی قرار دیا جائیگا ۔

سب سے گرم جگہ لداخ ہے۔ جو کشمیر کا ایک حصہ ہے یہ مقام صحرا سے بھی گرم ہے۔ یہاں بعض اوقات دن کو درجہ حرارت ۱۶۰ درجے تک پُہنچ جاتا ہے۔ خوبی یہ ہے۔ کہ یہ جگہ ہمالیہ پہاڑ پر ہے۔ اور آس پاس برف سے ڈھکی ہوئی چوٹیاں ہیں۔ دن کو اتنی سخت گرمی پڑتی ہے۔ مگر رات کو اتنی سردی ہو جاتی ہے۔ کہ درجہ حرارت ۴۵ تک آ جاتا ہے۔ لداخ میں لوگ دن کو ننگے جسم پھرتے رہتے ہیں۔ رات کو بھاری کمبلوں کی ضرورت ہوتی ہے ۔

علاقہ سار (جرمنی) کا ایک شخص اپنی بیوی سے اس قدر تنگ آ گیا تھا۔ کہ وہ اُسے دیکھنا تک نہ چاہتا تھا۔ چنانچہ اُس نے اپنی دونوں آنکھیں نکال دیں۔ اور اندھا ہو گیا۔ ایک منڈی میں وہ موٹر کار کے نیچے آنے لگا تھا۔ کہ پولیس اُسے پکڑ کر تھانہ میں لے گئی۔ وہاں اس نے اپنی درد بھری کہانی سُنائی۔ اس نے کہا۔ کہ ہمارے گھر میں ہمیشہ لڑائی جھگڑا رہتا ہے۔ میں تنگ آ گیا تھا۔ آخر کار میں نے اپنی آنکھوں میں تیزاب ڈال دیا ۔

امریکہ کے ایک شخص مسٹر جارج آٹزک ہیوز کی عمر ۹۶ سال ہے۔ اور اب اس کی بیوی کے ہاں دوسرا بچہ پیدا ہونے والا ہے۔ دو سال ہوئے کہ مسٹر ہیوز کا پہلا بچہ پیدا ہوا تھا۔ مسٹر ہیوز کا یہ ریکارڈ ہے۔ کہ اتنی بڑی عمر میں اس کا پہلا بچہ پیدا ہوا ہے ۔

ڈرہم (انگلستان) کی ایک عورت مسز نہاروز فیلڈ کی عمر اس وقت ۸۳ سال سے کچھ زیادہ ہے۔ ۲۵ سال ہوئے۔ کہ اُس کے تمام دانت گر گئے تھے۔ اب اس کے ۸ نئے دانت نکل آئے ہیں۔ اور اُس کا بیان ہے۔ کہ ابھی اور نکل رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ کونٹی آف ڈریسمنڈ کی عمر ۱۴۰ سال تھی۔ کہ اُس کے دانت از سر نو نکلنے شروع ہوئے تھے ۔

مسٹر فلپ لوئیس نے جسے آسٹریلیا کا "آوارہ گرد" یہودی کہتے ہیں۔ ۳۷ سال اپنے مذہب کے پرچار میں صرف کئے۔ اس دوران میں اُس نے تین لاکھ ۵۱ ہزار میل سفر کیا۔ اُس میں سے ۷۵ ہزار میل پیدل چلا۔ دو سو جوڑے بُوٹ توڑے۔ اور ۵۱ مرتبہ بائیبل کا مطالعہ کیا ۔ (پرتاپ)

خریداران مصباح کے نام

۷ ۱۰

ایک ہزار ستّر روپے بقایا

اخبار مصباح خریداران کے نام بہتر سے بہتر مضامین سے مزین کر کے باقاعدہ بھیجا جا رہا ہے۔ مگر کئی ایسے خریدار ہیں جن کی طرف سے دو دو سال سے چندہ اخبار کا وصول نہیں ہوا۔ مجبوراً ان کے نام سے اخبار بند کرنا پڑا۔ مگر بقایا جو ان سے واجب الوصول ہے، وہ وصول نہ ہونے کیوجہ سے اسوقت صرف ۳۵ء و ۳۶ء کا حساب کرنے سے معلوم ہوا کہ ایکہزار ستّر روپیہ ہمارا خریداران مصباح کے نام ہے۔ (اور ابھی جن خریداروں نے ۳۶ء کا چندہ ادا نہیں کیا۔ اور ان کے نام مصباح جاری ہے، وہ الگ ہیں۔ ان کے ذمے بھی پانچ چھ سو روپیہ ہے۔) اب آپ خود ہی انصاف فرمائیں کہ ہمارا کام کس طرح چلے۔ ہم ان بقایا داروں کے نام ذیل میں شائع کر کے التجا کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے اپنے ذمہ کا چندہ ادا فرما کر ایک دینی ادارے کو نقصان شدید سے بچا لیں۔ اور دُوسرے احمدی خاندانوں سے بھی درخواست ہے۔ کہ وہ کوشش کر کے ہمیں یہ مبلغات وصول کرا دیں۔ مصباح کے لئے نئے خریدار بہم پہنچانا بھی فرض رہی ہے۔ مگر جو اس کا حق ہے، وہ تو ضرور ادا کیا جائے۔ جس کے لئے اللہ اور اُس کے رسول کریمؐ کا فرمان تاکیدی ہے۔ (خاکسار ایڈیٹر)

نمبر خریداری	نام	آنہ	روپیہ
۳۴	ملک محمد احمد صاحب	۱	۷
۳۷	زینب بی بی صاحبہ	۴	۷
۲۹	دختر ڈاکٹر فتح الدین صاحب	۸	۶
۴۱	بخانہ شیخ عبد الغنی صاحب	۴	۸
۶۱	منظور احمد صاحب	۴	۶
۶۳	شیخ عبد الحمید صاحب	۱	۸
۸۴	بخانہ محمد افضل صاحب	۱۵	۶
۸۷	محمد عبد اللہ صاحب	۳	۶
۱۰۷	عائشہ بانو صاحبہ	۱۲	۴
۱۱۷	اہلیہ سردار کرم داد خاں صاحب	۲	۷
۱۵۹	ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب	۳	۶
۱۶۳	بنت محمد علی صاحب	۱۴	۶
۱۹۹	اہلیہ محمد اسحاق صاحب	۱۳	۵
۲۰۳	امۃ القیوم مبارکہ بیگم صاحبہ	۸	۲
۲۰۵	اقبال بیگم صاحبہ	۴	۱
۲۱۲	رشید بیگم صاحبہ	۸	۹
۲۳۱	سید محمد حسین شاہ صاحب	۱۲	۷
۲۳۵	اہلیہ فتح محمد صاحب	۱۱	۶
۲۵۹	ڈاکٹر محمد بشیر صاحب	۱۴	۶
۲۶۹	مرزا اعظم بیگ صاحب	۰	۶
۲۸۸	محمد دلاور خاں صاحب	۱۵	۶

نمبر خریداری	نام	بقایا	نمبر خریداری	نام	بقایا
۲۹۵	اہلیہ اکبر حسین صاحب	۱۴ - ۵	۶۴۹	اہلیہ مرزا ابو سعید صاحب	۱۳ - ۶
۲۹۸	اہلیہ بابو فضلدین صاحب	۰ - ۷	۶۵۰	امۃ اللہ بیگم صاحبہ	۳ - ۵
۳۰۴	مسلم ہیڈ مسٹرس بنوں	۱۴ - ۶	۷۰۰	احمد الدین صاحب	۱۲ - ۵
۳۱۲	محمد عثمان صاحب	۷ - ۹	۷۳۰	بخانہ حاجی محمد اسماعیل صاحب	۹ - ۶
۳۲۴	عائشہ بیگم صاحبہ	۸ - ۲	۷۳۱	قمر الدین صاحب	۵ - ۵
۳۲۷	سردار بیگم صاحبہ	۱۵ - ۲	۷۶۹	امۃ الرحمن صاحبہ	۴ - ۶
۳۳۳	شرافت حسین صاحب	۹ - ۶	۷۷۴	افتخار اختر	۳ - ۶
۳۳۶	فضل الرحمن اختر	۱ - ۷	۷۷۶	محمودہ صاحبہ	۱۴ - ۶
۳۴۴	اہلیہ ماسٹر محمد حسن صاحب	۲ - ۵	۷۸۶	دختر سید محمد اصغر صاحب	۵ - ۶
۳۷۴	غلام محی الدین صاحب	۹ - ۰	۷۸۹	بیگم صاحبہ سید پیر محمد زمان صاحب	۶ - ۶
۳۷۸	عبدالرشید صاحب	۴ - ۷	۸۱۴	بخانہ خواجہ غلام نبی صاحب	۱۲ - ۵
۳۸۱	عبدالرحیم صاحب	۲ - ۶	۸۳۴	رشیدہ بیگم صاحبہ	۶ - ۶
۳۸۶	اہلیہ نذر حسین صاحب	۳ - ۷	۸۴۶	بخانہ مستری محمد شفیع صاحب	۱۴ - ۵
۳۹۹	چوہدری غلام حسین صاحب	۷ - ۹	۸۵۱	اہلیہ چوہدری اکبر علی صاحب	۶ - ۵
۴۱۹	بابو سلیم اللہ صاحب	۹ - ۵	۸۶۵	بخانہ ڈاکٹر یعقوب خاں صاحب	۲ - ۷
۴۲۱	اہلیہ چوہدری مبارک احمد صاحب	۱۵ - ۵	۸۹۳	اہلیہ مستری محمد حسین صاحب	۵ - ۶
۴۴۹	جناب نواب محمد علی خاں صاحب	۱۵ - ۵	۸۹۷	نواب بیگم صاحبہ	۵ - ۶
۴۵۴	اہلیہ محمود خاں صاحب	۸ - ۱	۹۴۱	سائرہ بیگم صاحبہ	۱۰ - ۹
۴۷۰	عبدالرحمن صاحب	۵ - ۶	۹۶۸	اہلیہ جمعدار مظفر احمد صاحب	۹ - ۷
۴۹۷	بابو محمد اسماعیل صاحب	۱۲ - ۳	۹۶۹	ملک ستار محمد صاحب	۱۲ - ۶
۵۵۳	شیخ محمد علی صاحب	۱۵ - ۵	۹۹۱	شیر محمد خاں صاحب	۲ - ۷
۵۷۶	اے ڈی پال ٹیلر صاحب	۷ - ۶	۹۹۸	اہلیہ فضل کریم صاحب	۱۰ - ۸
۵۹۲	خلیفہ نور الدین صاحب	۵ - ۶	۱۰۰۰	حنیفہ بیگم صاحبہ	۰ - ۵
۶۳۳	مستری فیض احمد صاحب	۰ - ۵	۱۰۱۲	عنایت مریم صاحبہ	۷ - ۶

نمبر خریداری	نام	بقایا	نمبر خریداری	نام	بقایا
۱۰۱۸	بشریٰ بیگم صاحبہ	۶ - ۲	۱۱۶۷	میاں حسن محمد صاحب	۸ - ۱۰
۱۰۲۳	کلثوم اختر صاحبہ	۶ - ۸	۱۱۷۸	بابو محمد اسلم صاحب	۹ - ۰
۱۰۲۶	برو دکان گلاب الدین صاحب	۹ - ۶	۱۱۸۰	آفتاب احمد صاحب	۶ - ۸
۱۰۵۲	اہلیہ مولوی محمد علی صاحب	۶ - ۰	۱۱۸۲	رضیہ بیگم صاحبہ	۵ - ۱۴
۱۰۸۵	اہلیہ بابو محمد امین صاحب	۶ - ۹	۱۱۸۴	اہلیہ چوہدری محمد شفیع صاحب	۷ - ۱۲
۱۰۸۷	مسز شکور پارک	۷ - ۱۳	۱۱۸۶	اہلیہ حاجی نواب خان صاحب	۷ - ۱۰
۱۰۹۷	حمیدہ بیگم صاحبہ	۹ - ۳	۱۱۸۸	بلقیس بیگم صاحبہ	۷ - ۱۰
۱۰۹۸	امام الدین صاحب	۶ - ۲	۱۱۸۹	چوہدری محمد عبد اللہ صاحب	۷ - ۵
۱۱۰۶	اہلیہ میر ہاشم علی صاحب	۷ - ۲	۱۱۹۰	اہلیہ عبد الجبار صاحب	۸ - ۱۳
۱۱۱۷	اقبال احمد صاحب	۱ - ۲	۱۱۹۲	اہلیہ عبد اللہ خاں صاحب	۶ - ۲
۱۱۲۱	آغا محمد محفوظ خان صاحب	۹ - ۸	۱۱۹۵	رقیہ بیگم صاحبہ	۲ - ۴
۱۱۲۴	مسز ایم-ایچ جسوال	۳ - ۱۲	۱۱۹۹	شیخ نذیر احمد صاحب	۵ - ۳
۱۱۲۶	الفت بیگم صاحبہ	۶ - ۰	۱۲۰۲	اندرون خانہ محمد اشرف صاحب	۵ - ۱۲
۱۱۳۵	اہلیہ عبد الرحیم صاحب	۶ - ۲	۱۲۰۳	مستری حاجی کمال الدین صاحب	۸ - ۷
۱۱۴۷	شیخ عظیم اللہ صاحب	۹ - ۳	۱۲۰۹	والدہ لعل محمد خاں صاحب	۶ - ۶
۱۱۴۸	نجم النساء صاحبہ	۹ - ۳	۱۲۱۰	والدہ معین الحق صاحب	۴ - ۹
۱۱۵۱	عبد الحفیظ	۶ - ۹	۱۲۱۱	اہلیہ چوہدری اللہ بخش صاحب	۷ - ۰
۱۱۵۴	فیروز الدین صاحب	۹ - ۳	۱۲۱۳	جہاں خاں صاحب	۷ - ۳
۱۱۵۵	اہلیہ ماسٹر علی محمد صاحب	۸ - ۵	۱۲۱۶	غلام فاطمہ صاحبہ	۷ - ۱۵
۱۱۵۶	سی کے عبد الرزاق صاحب	۶ - ۱۳	۱۲۱۷	اہلیہ مستری محمد ظہور صاحب	۶ - ۳
۱۱۵۷	نور جہاں بیگم صاحبہ	۵ - ۱۴	۱۲۲۹	منشی ابراہیم صاحب	۶ - ۰
۱۱۵۸	مسز ایم-آئی ملک	۷ - ۸	۱۲۳۰	محمد علی صاحب	۶ - ۱۲
۱۱۶۳	گلاب بی بی صاحبہ	۶ - ۱۲	۱۲۳۱	اہلیہ ملک غلام حسین صاحب	۶ - ۵
۱۱۶۵	ایم ظفر مند صاحب	۵ - ۰	۱۲۳۲	ملک عزیز احمد صاحب	۶ - ۰

۱۲۳۴	اقبال خانم صاحبہ	۶ - ۰	۱۳۲۹	عبدالقیوم صاحب	۵ - ۱۰
۱۲۳۵	محمد ابوالحمید صاحب	۶ - ۷	۱۳۳۰	چوہدری محمد حنیف و محمد ظریف صاحبان	۵ - ۱۰
۱۲۳۶	صوبیدار اسماعیل خاں صاحب	۳ - ۱۱	۱۳۳۵	حفیظہ بیگم صاحبہ	۳ - ۷
۱۲۳۷	سید بشیر احمد صاحب	۶ - ۲	۱۳۳۹	غلام محمد خاں صاحب	۵ - ۱۵
۱۲۴۳	مرزا محمد یوسف صاحب	۶ - ۳	۱۳۵۳	ایم اے خاں احمدی	۵ - ۳
۱۲۵۱	نورجہاں بیگم صاحبہ	۵ - ۰	۱۳۵۴	چوہدری ناظر حسین صاحب	۶ - ۶
۱۲۵۲	حافظ احمد الدین صاحب	۵ - ۱۲	۱۳۵۷	دختر محبوب خاں صاحب	۲ - ۸
۱۲۶۰	مستری کریم بخش صاحب	۶ - ۸	۱۳۶۹	اہلیہ چوہدری وہاب الدین صاحب	۳ - ۱۱
۱۲۶۲	زبیدہ خاتون صاحبہ	۶ - ۹	۱۴۰۴	حکیم سید نیاز احمد صاحب	۱ - ۳
۱۲۶۵	کنیزہ معرفت ایم اے صمد	۵ - ۷	۱۴۱۳	اہلیہ ملک محمد شفیع صاحب	۴ - ۹
۱۲۶۷	بابو بشیر احمد صاحب	۶ - ۴	۱۴۱۴	اہلیہ شیخ محمد اشرف صاحب	۵ - ۳
۱۲۷۲	محب الرحمن صاحب	۵ - ۱۰	۱۴۱۷	محمد ظہیر خاں صاحب	۳ - ۸
۱۲۷۹	صوفی عبدالکریم صاحب	۵ - ۵	۱۴۲۷	مرزا غلام حسین صاحب	۳ - ۱
۱۲۸۴	مسز ملک سراجدین صاحب	۵ - ۱۲	۱۴۳۲	محمد ابراہیم صاحب	۱ - ۶
۱۲۸۶	جے۔ اے بیگم صاحبہ	۵ - ۱۲	۱۴۵۴	اہلیہ دین محمد صاحب	۱ - ۱۴
۱۲۹۰	عنایت علی خاں صاحب	۷ - ۲	۱۴۵۵	اہلیہ محمد شجاعت علی صاحب	۱ - ۴
۱۲۹۲	امۃ الحمید صاحبہ	۰ - ۲	۱۴۷۵	محل جناب عبدالمومن صاحب	۱ - ۲
۱۲۹۳	امۃ القیوم صاحبہ	۶ - ۱۲	۱۴۷۷	فاطمہ بیگم صاحبہ	۳ - ۱۰
۱۲۹۵	عبدالقدوس خاں صاحب	۴ - ۵	۱۴۷۹	اہلیہ محمد حسین صاحب	۴ - ۲
۱۲۹۸	اہلیہ عبدالرحمن صاحب	۱ - ۶	۱۵۰۸	مینجر احمدیہ لائبریری کھیوڑہ	۲ - ۸
۱۳۰۰	سیکرٹری ولڈ بوائیز ایسوسی ایشن	۴ - ۸	۱۵۱۵	مستری نور محمد صاحب	۲ - ۱۲
۱۳۰۶	ملک عبدالرشید صاحب چنیوٹ	۶ - ۹	۱۸۶	شیخ صالح محمد صاحب ممباسہ	۱۳ - ۵
۱۳۱۰	مسٹر این کے چوہدری	۲ - ۱۰	۶۸۲	عبدالرحمن صاحب کنیا کالونی	۱۲ - ۸
۱۳۱۲	ڈاکٹر ملک محمد رمضان صاحب	۶ - ۳	۷۷۸	سعیدہ صاحبہ (نیروبی)	۱۶ - ۰
۱۳۱۵	ماسٹر بشیر احمد صاحب	۶ - ۴	۸۱۱	فاطمہ یعقوب علی نیروبی	۱۸ - ۰
۱۳۱۸	بیگم صاحبہ محمد شفیع صاحب	۵ - ۱۲	۸۹۰	عثمان مقصود علی صاحب مارشس	۱۵ - ۰
۱۳۲۰	غلام محمد صاحب	۵ - ۱۲	۱۰۶۵	رضیہ صاحبہ کنیا کالونی	۱۲ - ۰
۱۳۲۸	غلام محی الدین ولد حسین صاحب	۵ - ۱۲	۱۰۷۷	مسٹر این اے ایچ ملک نیروبی	۱۲ - ۰

وصیتیں

۴۵۸۷ ۔ منکہ کریم بی بی زوجہ قایم علی صاحب قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر پچاس سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن تلونڈی جھنگلاں ڈاکخانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۶/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری جائیداد از قسم زیورات مبلغ مالیتی ۱۵۱ روپے کی ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور مبلغ بیس روپے جو حصہ وصیت بنتی ہے میں ماہ دسمبر ۱۹۳۶ء تک کل رقم بالمقطع ادا کرونگی۔ اگر میرے مرنے پر میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز حصہ آمد کا دسواں حصہ ادا کرتی رہوں گی۔

گواہ شد:۔ چوہدری قایم علی خاوند موصیہ نشان انگوٹھا۔ العبد:۔ کریم بی بی زوجہ چوہدری قایم علی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ عبدالرحیم پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ تلونڈی جھنگلاں۔

۴۵۸۹ ۔ منکہ ریشم بی بی زوجہ چوہدری غلام محی الدین صاحب قوم پلی پیشہ زراعت عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن دولم کاہلواں ڈاکخانہ خانپور تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۹/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری جائیداد موجودہ یکصد روپیہ ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتی ہوں۔ اسکے علاوہ میری مرنے کے بعد اگر اور جائیداد ہو تو اسکے ۱/۳ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

گواہ شد:۔ نذیر حسین ولد چوہدری غلام محی الدین دولم کاہلواں۔ العبد:۔ ریشم بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ غلام سرور نمبردار چک ۵۵/۲۰۱ تحصیل اوکاڑہ بقلم خود۔ گواہ شد:۔ حمیدہ بیگم نواسی موصیہ۔

۴۵۶۰ ۔ منکہ عظمت بیگم زوجہ مرزا دین محمد صاحب مغل برلاس عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت اپریل ۱۹۱۵ء ساکن لنگروال ڈاکخانہ پاروال تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ اپریل ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اسوقت حسب ذیل ہے:۔ مہر جو کہ میرے خاوند کے ذمہ ہے مبلغ ۳۲ روپے ہے۔ اور ٹونڈیاں طلائی مبلغ ۷۰ کی ہیں۔ اسکے سواء میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اس جائیداد میں سے میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں ۱۲/۶۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکی صدر انجمن احمدیہ ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔

گواہ شد:۔ مرزا سلام اللہ عفی عنہ بقلم خود۔ العبد:۔ عظمت بیگم بقلم خود۔ گواہ شد:۔ محمد شریف ٹھیکیدار بھٹہ خشت۔

۴۵۸۶ ۔ منکہ واجدہ خانم زوجہ خانصاحب مولوی مبارک علی صاحب بی اے۔ بی ٹی عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن بوگرہ ڈاکخانہ خاص ضلع بوگرہ بنگال۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۶/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

(۱) میں نے ابتداء ہی میں اپنا مہر بخوشی

ہوش وحواس اپنے خاوند کو معاف کر دیا تھا۔ لہذا اسوقت مہر پر میرا کوئی دخل نہیں۔ لہذا میں معذور ہوں۔ (۲) اسوقت قریباً سترہ تولہ سونے کے زیورات میری جائیداد ہے جس کی قیمت اسوقت کے نرخ سے -/۵۹۵ روپے بنتے ہیں۔ میری وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بموجب وصیت ۱/۱۰ حصہ کی وارث ہوگی۔ (۳) میری دنز ۱۰ بیگہ زمین بمقام ناٹور ضلع راجشاہی بنگال زیر نگرانی چودھری ابو العاصم صاحب احمدی برادر خورد چودھری ابو الہاشم خاں صاحب کی نگرانی میں انکی زمین کیساتھ شریک ہے۔ صدر انجمن احمدیہ میری وفات کے بعد ۱/۱۰ حصہ کی بموجب وصیت مالک ہوگی۔ (۴) میری اڑھائی کنال زمین بمقام دیگ ڈاٹر ضلع بوگرہ میں ہے میری وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بموجب وصیت ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔
گواہ شد: مبارک علی خاوند موصیہ۔ العبد: واجدہ خانم بقلم خود۔ گواہ شد: علی قاسم خاں چودھری۔

۴۷۵۹ منکہ برکت بیگم زوجہ بابو عزیز بخش قوم راجپوت عمر ۲۸ سال ساکن محلہ دار الفضل قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ جون ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری وفات کیوقت جسقدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل کرا کرکے رسید حاصل کروں، تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔
میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زرمہر مبلغ -/۸۰۰ جو کہ میرے خاوند مسمی عزیز بخش کلرک رسالہ ۱۹ حال مقیم دہلی چھاؤنی ہے۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ بصورت ادائیگی میں خود صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کر دونگی۔ بصورت دیگر میرا خاوند مسمی عزیز بخش خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں جمع کرا دے گا۔
قیمت زیورات مبلغ سہ صد روپیہ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہے۔
گواہ شد: برخوردار کرم داد خاں پنشنر محلہ دار الفضل قادیان دارالامان۔
العبد: برکت بیگم بقلم خود محلہ دار الفضل قادیان دارالامان۔
گواہ شد: عزیز بخش بقلم خود۔

۴۷۴۴ منکہ عصمت آرا بیگم زوجہ سید عنایت حسین شاہ صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی چک ۲۸۳ ڈاکخانہ خاص تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۰ ۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپیہ اور ایک انگوٹھی سونا قیمتی -/۱۰ روپے کل -/۵۱۰ روپے ہے۔ مندرجہ بالا جائیداد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرنیکی اپنی زندگی میں کوشش کرونگی۔ اگر میری زندگی میں یہ رقم داخل خزانہ نہ ہوسکی۔ تو اس رقم کے ادا کرنیکا ذمہ وار میرا خاوند ہوگا۔ اس کے علاوہ میری ماہوار آمد -/۲۴ روپیہ ہے۔ میں تا زیست ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی۔ میرے مرنے کیوقت جسقدر میرا متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

لجنہ اماء اللہ گجرات کا ماہوار اجلاس

لجنہ مذکورہ کا ماہوا اجلاس زیر صدارت محترمہ پریذیڈنٹ صاحبہ (استانی برکت صاحبہ) بردکان صاحب موصوفہ مورخہ ۵ بوقت صبح ۸ بجے منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم در مدح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و درود شریف کے بعد صدر صاحبہ نے انذاری پیشگوئیوں کی مزید تشریح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہامات پر جنکی نسبت مخالفین اپنی آنکھوں پر تعصب کی پٹی باندھے ہوئے اعتراض کرتے ہیں کہ وہ پورے نہیں ہوئے۔ ان کا لفظ بلفظ پورا ہونا روز روشن کیطرح مدلل طریق سے ثابت کیا۔ پھر خاکسارہ نے محمدی بیگم والی پیشگوئی پر مضمون پڑھا۔ بعد ازیں مولوی محمد اشرف صاحب وقار مولوی فاضل نے پردہ میں صداقت مسیح موعود پر نہایت برجستہ و پُرمعانی و بلند پایہ تقریر فرمائی۔ اختتام تقریر پر مولوی صاحب موصوف نے مستورات کو بیدار ہونے کی نہایت مؤثر پیرایہ میں تلقین کی۔ اسکے بعد صدر صاحبہ نے تمام بہنوں سے جلسہ سالانہ قادیان کیواسطے ایک دیگ کی قیمت فراہم کرنے کے لئے چندہ کی اپیل کی جسپر بہنوں نے فوراً لبیک کہتے ہوئے چند منٹوں میں چالیس روپیہ کی رقم عطا کرنے کیلئے وعدے لکھوائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزا۔ پھر بعد از دعا جلسہ برخاست ہوا۔

دُعاء صحت ہماری پریذیڈنٹ صاحبہ (استانی برکت بی بی صاحبہ) کی صحت قریباً چار ہفتہ ۳ سے بوجہ ضعفِ دل وغیرہ بیمار چلی آرہی ہیں۔ بدیں وجہ اب سخت نحیف ہو چکی ہیں لجنہ اماء اللہ گجرات کیطرف سے جماعت احمدیہ کے ہر مرد و عورت سے ملتجی ہوں، کہ وہ انکی صحت کیلئے نماز میں خاص طور سے نہایت دردِ دل کیساتھ دُعا فرماویں۔ (خاکسارہ شریف بیگم اسسٹنٹ سیکرٹری لجنہ اماءُ اللہ گجرات)

ایک نئی لجنہ اماءُ اللہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور میں چک ۹۸ شمالی کی مستورات نے اپنی لجنہ اماءُ اللہ کی منظوری کے لئے درخواست پیش کی تھی، جو حضور نے منظور فرمائی ہے۔ عہدیداروں کے نام حسب ذیل ہیں:۔

سیکرٹری تبلیغ رحمت بی بی صاحبہ بنت چوہدری امام الدین صاحب گھمن چک ۹۸ شمالی ڈاکخانہ و ضلع سرگودھا۔ جنرل سیکرٹری عنایت بی بی صاحبہ۔ پریذیڈنٹ، مہر بی بی صاحبہ۔ وائس پریذیڈنٹ۔ رسول بی بی صاحبہ۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ امۃ الحفیظ صاحبہ۔

اخبار مصباح میں شائع فرما دیں۔ (عبدالرحیم نیر پرائیویٹ سیکرٹری)

پیاری بہنوں کو خوشخبری

میں کافی عرصہ موذی مرض سیلان الرحم اور مرض موٹاپا میں سخت تکلیف اٹھا رہی تھی۔ موٹاپا کے باعث یہ حالت ہو گئی تھی کہ چلنے پھرنے سے بھی عاجز ہو گئی تھی سینکڑوں علاج کئے لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا۔ اخبار تہذیب میں مسز سیدہ ریاض الحسن صاحبہ مجددی کھرڑ ضلع انبالہ کی تعریف علاج پڑھ کر انکی خدمت میں اپنا تمام حال تحریر کر کے ادویات منگوائیں۔ خدا نے فضل کر دیا میں انکی بیحد مشکور ہوں۔ اور اپنی پیاری ضرورتمند بہنوں کو مشورہ دیتی ہوں۔ کہ وہ محترمہ مسز سیدہ ریاض الحسن صاحبہ مجددی کھرڑ ضلع انبالہ سے معالجہ کرو اکر مستفید ہوں۔ نہایت مجرب اور زود اثر ادویات قیمتی اجزاء سے تیار شدہ ہیں۔

ایک بہن

پھول

اسکی پتیاں سبز اور پھول گلابی ہو۔ اور گول نقطے نیلے ہوں تو بہت اچھا معلوم ہوگا۔

خوشنما پھول

(مرسلہ السلام افروز دختر حضرت احمد الدین صاحب مرحوم قادیان)

اسکی پتیاں سبز اور پھول گلابی رنگ کا ہو تو نہایت بھلا معلوم ہوگا۔

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کمیٹی قادیان سے شائع کیا۔